سوال

(293) خالہ کا اپنے بھانجے کو دودھ پلانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسماۃ حمیدہ مادر محمودہ سابق میں کہتی تھی کہ میں نے حامد کو دودھ پلایا ہے اور اب اس دودھ پلانے سے بحلف انکار کرتی ہے کہ میں نے دودھ نہیں پلایا ہے اور کوئی شہادت مرد یا عورت کی نسبت اس رویت کے دودھ پلانے کی نہیں ہے الاخالہ محمودہ کی نسبت شوہر حامد یہ کہتا ہے کہ مجھے خالہ مذکورہ نے بحلف یہ کہا تھا کہ حامد کے منہ میں مادر محمودہ نے اپنے پستان کو دیا تھا لیکن خالہ محمودہ سب سے بحلف بیان کرتی ہے کہ ہم نے شوہر حامد سے نہیں کہا تھا کہ پستان منہ میں دیا گیا بلکہ میں بحلف کہتی ہوں کہ میں نے دودھ پلانے یا پستان منہ میں دیتے نہیں دیکھا ہے اس صورت میں شوہر حامد یہ کہتا ہے کہ ایسی شکل میں مجھے دربارہ رضاعت کے شک واقع ہے اور فتاوی عالمگیری کتاب الرضاع (ص358 مطبوعہ نول کشور) کی عبارت پر استدلال کرتا ہے کہ عند القضاء حرمت ثابت نہ ہوگئی مگر عند الاحتیاط حرمت ثابت ہوگی اور عبارت یہ ہے ۔

"المراۃ اذا جعلت ثدیہا فی فم الصبی ولا تعرف مص اللبن ففی القضاء لا یثبت الحرمۃ بالشک وفی الاحتیاط تثبت"

(عورت نے جب اپنا پستان بچے کے منہ میں ڈالا مگر اسے یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا گیا ہے تو قضا کے وقت شک کی بنا پر حرمت ثابت نہ ہوگی ہاں احتیاط کے وقت حرمت ثابت ہوگئی)

حامد و عزیزان حامد یہ کہتے ہیں کہ ہم کو یقین کامل ہے کہ مادر محمودہ نے حامد کو ہرگز دودھ نہیں پلایا ہے اور وجہ یقین کی یہ ہے حامد و محمودہ رشتہ داران قریبی ہیں پس ایسی صورت میں سوال یہ ہے کہ احتیاط مذکورہ فتاوی عالمگیری مقتضی اس کی ہے کہ نکاح حامد کا ساتھ دختر محمودہ کے کیا جائے یا نہیں؟ اگر نکاح ہوگیا ہو تو احتیاط مذکور کا کیا مقتضا ہے اور اس صورت میں رضاعت متذکرہ میں شک پیدا ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوسکتا ہے تو ترک کرنے والے پر بمقتضائے احتیاط مرقومہ بالا کے کیا حکم ہوسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبارت منقولہ عالمگیری اس صورت سے متعلق ہے جہاں عورت کا اپنے پستان کو لڑکے کے منہ میں دینا ثابت ہے اور صورت مسئولہ میں اس کا کوئی ثبوت مذکور نہیں ہے صرف شوہر حامد کا یہ بیان ہے کہ "خالہ محمودہ نے مجھے بحلف بیان کیا تھا کہ مادر محمودہ نے حامد کے منہ میں اپنے پستان کو دیا تھا" جس کا خود خالد محمودہ بحلف انکار کرتی اور کہتی ہے کہ "میں نے شوہر حامد سے یہ بات نہیں کہی تھی اور نہ میں نے دودھ پلاتے یا منہ میں پستان دیتے دیکھا ہے" پس ایسی حالت میں اگر شوہر حامد کو اپنی یاد پر پورا اطمینان ہو یعنی اس کو خوب یاد ہو کہ خالہ محمودہ نے اس سے بحلف کہا تھا کہ "مادر محمودہ نے حامد کے منہ میں اپنے پستان کو دیا تھا" تو ایسی حالت میں عبارت مذکورہ صورت مسئولہ سے متعلق ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ شوہر حامد کو اپنی دختر کا نکاح جو بطن محمودہ سے ہے حامد سے کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کرچکا ہو تو تفریق واجب ہے اور اگر شوہر حامد کو اپنی یاد پر اطمینان نہ ہو تو عبارت مذکورہ صورت

مسئولہ سے متعلق نہیں ہے اس حالت میں مادر محمودہ کااپنے پستان کو حامد کے منہ میں دینا اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

اس سوال کے متعلق ایک اور بات قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ سوال میں مادر محمودہ کے دو متناقص بیان درج ہوئے ہیں پہلا بیان تو یہ ہے کہ میں نے حامد کو دودھ پلایا ہے اور دوسرا بیان یہ ہے کہ میں نے دودھ نہیں پلایا ہے پس اگر مادر محمودہ کا بیان سابق ثابت ہے تو وہی بیان معتبر ہو گا اور بیان لاحق اس وجہ سے کہ یہ بیان سابق سے رجوع ہے غیر مسموع ونا معتبر ہو گا اور جب اس صورت میں بیان سابق ہی معتبر ہوا تو حسب حدیث صحیح نکاح حامد کا دختر محمودہ کے ساتھ ناجائز ہوا اور اگر نکاح ہو گیا ہو تو تفریق واجب ہوئی مشکوۃ شریف (ص265چھاپہ دہلی) میں ہے۔

"وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ: وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ قَدْ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي، فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ"[1](رواہ البخاری)

(عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی (ام یحیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے شادی کی تو اس کے پاس ایک عورت نے آکر کہا میں نے عقبہ کو اور اس کو جس سے عقبہ نے شادی کی ہے دودھ پلایا تھا عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت سے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ تونے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آل ابی اہاب کی طرف کسی کو روانہ کر کے اس کی تحقیق کی تو انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم کہ اس نے ہماری صاحبہ (تیری بیوی ام یحیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دودھ پلایا ہے چنانچہ عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر بیٹھے اور مدینے میں پہنچ کر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم اس کے ساتھ) کس طرح (تعلق زن وشو قائم کر سکتے ہو؟) جب کہ اس کے بارے میں یہ کہہ دیا گیا ہے؟ لہٰذا عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو الگ کر دیا اور اس نے ان کے علاوہ کسی اور خاوند سے شادی کرلی)

"عن عقبة بن الحارث رضي الله عنه قال: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ، فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: (كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ).[2](واللہ اعلم بالصواب)

(عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کرلی تو ہمارے پاس ایک سیاہ رنگ کی عورت آئی اس نے کہا میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں نے فلانہ (ام یحیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت فلاں (ابواہاب) سے شادی کرلی تو ہمارے پاس ایک کالے رنگ کی عورت آئی اور مجھے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالاں کہ وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیرلیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف آیا اور کہا بے شک وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم) اس کے ساتھ کس طرح (تعلق زن وشو قائم کر سکتے ہو؟) حالاں کہ اس کا دعوی یہ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے؟ لہٰذا اس کو اپنے (نکاح) سے الگ کر دو) کتبہ: محمد عبداللہ الجواب صحیح کتبہ: محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2197)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4816)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

كتاب النكاح، صفحہ:493

محدث فتویٰ